رحمٰن بابا

تحریر: پروفیسر ریحانہ مغنی

پیشِ لفظ

پیش نظر کتاب چھوٹے چھوٹے فقروں اور مکالموں کی مدد سے ترتیب دی گئی ہے تاکہ نوخواندہ بالغ افراد آسانی سے پڑھ سکیں اور مواد میں ان کی دلچسپی برقرار رہے۔

کہانی نوخواندہ بالغ افراد کی نفسیات، مسائل اور ضروریات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہیں۔ 70 فیصد مواد صحت پر مشتمل ہے جس میں ماں اور بچے کی صحت، غذا اور بیماریوں سے بچاؤ جیسے موضوعات شامل ہیں جبکہ 30 فیصد مواد کا تعلق صحت وصفائی، صاف پانی اور ووکیشنل ضروریات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔

پوسٹ لٹریسی مٹریریل کی تیاری کے دوران اس کی تیکنیکی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے بڑے فونٹ (خطاطی) اور تصاویر کی مدد لی گئی ہے۔ یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ صحت سے متعلق بہت پیچیدہ اور اہم معلومات بالغ افراد تک پہنچا دیں جائیں۔

اس بات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کہ دیہی علاقوں میں کم تعلیم یافتہ اور غیر تربیت یافتہ سہولت کاروں کو کثیر الجماعتی کلاسوں کو لینے میں مشکلات پیش آتی ہیں لہذا ایک رہنما برائے سہولت کار بھی مرتب کی گئی ہے۔

کہانیوں کی تصنیف کے دوران صحت اور ماحولیات سے متعلق معلومات مختلف ذرائع مثلاً یونیسف، آغا خان ہیلتھ سروس، آغا خان یونیورسٹی، شرکت گاہ اور مختلف سرکاری اداروں سے حاصل کردہ کتابچوں سے حاصل کی گئی ہیں جس کے لئے سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن ان سب اداروں کا مشکور وممنون ہے۔

کہانیوں کی اشاعت میں مئینجنگ ڈائریکٹر پروفیسر انیتا غلام علی (ستارہ امتیاز) اور ڈائریکٹر مشہود رضوی کی تہہ دل سے مشکور ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ کہانیوں کی تیاری میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر عزیز کبانی، ڈاکٹر عاصمہ، ذوالفقار علی اور عدنان مبین کنسلٹنٹ کیواے آرسی جنھوں نے مواد پر نظر ثانی کی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

مارکیٹنگ ایڈووکیسی اینڈ پبلیکیشن یونٹ میں سمیہ ایوب، ذوالفقار علی اور خادم حسین کی خصوصی طور پر شکر گزار ہوں جنھوں نے کہانیوں کو خوبصورت انداز میں تزائن و آرائش سے نکھارا۔

ولیپ ٹیم کی یہ خواہش ہے کہ ہماری کہانیاں بالغ افراد کے لئے تعلیمی مواد میں ایک بہتر اضافہ ثابت ہوسکیں اور کمیونٹیز کی سطح پر لوگ ان کہانیوں سے مستفید ہوسکیں۔

آخر میں سہولت کاروں، سیکھنے والیوں اور دیگر متعلقہ افراد سے درخواست ہے کہ وہ ان کہانیوں سے متعلق اپنی تنقیدی آراء سے ہمیں ضرور نوازیں تاکہ مواد کو اگلی اشاعت میں بہتر بنانے میں مدد لی جاسکے۔

پروفیسر ریحانہ مغنی
مینجر وومینز لٹریسی اینڈ ایمپاورمینٹ پروگرام
سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن

رحمٰن بابا

رات ہوگئی ابراہیم گھر نہیں پہنچا سکینہ پریشانی میں ٹہل رہی تھی۔ اچانک دروازہ کھلا اور ابراہیم داخل ہوتا ہے۔

سکینہ: خیر تو ہے، کہاں رہ گئے تھے؟ میں سخت پریشان تھی۔

ابراہیم: رحمٰن بابا کی بیٹھک میں تھا۔ وہ باتیں ہی ایسی کرتے ہیں کہ اٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔

سکینہ: ارے وہی 'بابا' جس کا ذکر پھوپھی نذیراں کر رہی تھی، کہتا ہے ''تمہاری طاقت اتحاد میں ہے۔''

ابراہیم: ہاں ہاں! وہی۔ لوگ کہتے ہیں یہ بڑا دولت مند شخص تھا اس نے اپنی دولت غریبوں کے لئے وقف کر دی اور خود بھی غریب بستی میں آکر بس گیا۔

سکینہ: میرا بھی دل چاہتا ہے کہ میں بابا سے ملاقات کروں۔

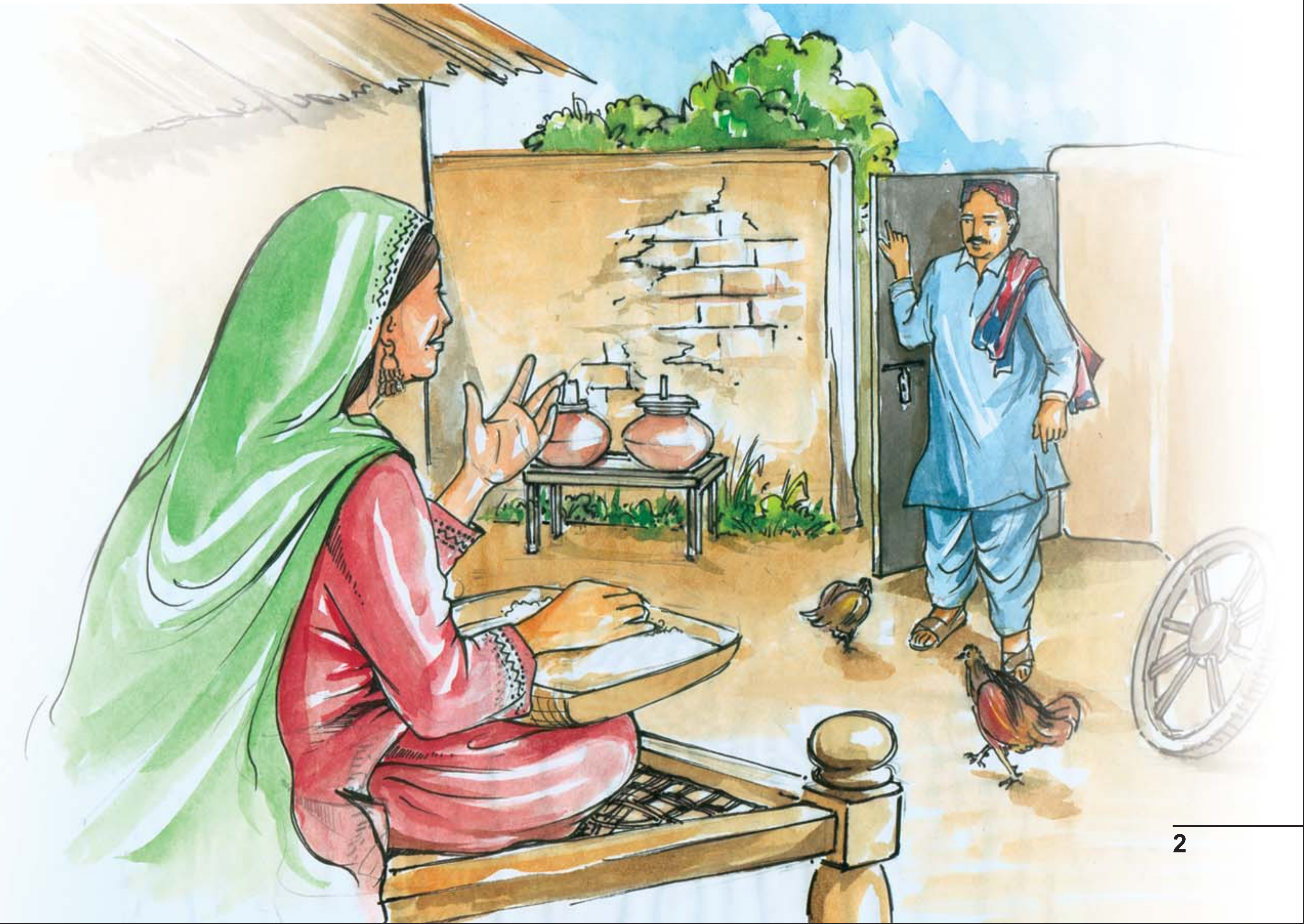

ابراہیم: اگلے منگل کو ہماری برادری کے دس پنچوں کو بلایا ہے ان میں چار عورتیں بھی شامل ہیں جس میں سے ایک تم بھی ہو۔مل لینا بابا جی سے۔

سکینہ: کیا چاچا فیض علی کے مسئلے میں؟

ابراہیم: ہاں! چاچا فیض علی کی برادری کے پنچوں سے وہ مل بھی چکے ہیں۔

منگل کے دن ابراہیم کی برادری کے چھ مرد اور چار عورتیں بابا کی بیٹھک پہنچے۔
سکینہ نے دیکھا کہ بیٹھک کے چاروں طرف کی جگہ بہت صاف ستھری تھی، پھول پودوں کی کیاریاں بھی تیار کی گئی تھیں۔

جیسے ہی یہ لوگ بیٹھک میں داخل ہوئے، سکینہ نے دیکھا مٹی سے لِپے پُتے صاف ستھرے کمرے میں چٹائی بچھی تھی۔ کمرے کے ایک کنارے پر بابا اپنے سفید اجلے بستر پر بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے۔ ان لوگوں کو دیکھتے ہی بولے:

رحمٰن بابا: آؤ ابراہیم، بیٹھو میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ بھئی تمہارے چچا نے مجھے ثالث بنایا ہے۔ تم لوگوں کا کیا فیصلہ ہے؟

سب ایک دم سے بول پڑے۔ ”بابا آپ سے بہتر ثالث اور کون ہو سکتا ہے“۔

رحمٰن بابا: لیکن اس کے لئے تم لوگوں کو میری بات ماننی پڑے گی۔

ابراہیم: ہم پوری کوشش کریں گے۔

ابراہیم نے پہلے اپنی والدہ جنت بی بی، پھوپھی نذیراں اور پھر اپنی بیوی کا تعارف کرایا۔

رحمٰن بابا: وہ دو نوجوان جو کونے میں بیٹھے ہیں کون ہیں؟

ابراہیم: بابا دائیں ہاتھ پر میرا بھائی ماجد ہے جس کا رشتہ ہم نے چچا فیض کی لڑکی کیلئے دیا تھا اور یہ پھوپھی نذیراں کا بیٹا زاہد ہے، ماجد کا جگری دوست۔

رحمٰن بابا: بیٹے ماجد آپ ذرا میرے قریب آیئے۔ کیا یہ دُرست ہے کہ جب فیض علی نے اپنی بیٹی کا رشتہ دینے سے انکار کر دیا تو آپ نے ان کے گھر پر فائرنگ کی؟

زاہد: (بیچ میں بول پڑا) بابا وہ ماجد کی بچپن کی مانگ تھی۔

رحمٰن بابا: میں ماجد سے پوچھ رہا ہوں!

ماجد: میں نے زاہد کے کہنے پر فائرنگ کی تھی۔

رحمٰن بابا: (ہنستے ہوئے) زاہد آپ سے کہے کہ سمندر میں کود جاؤ تو کیا آپ ایسا کریں گے؟ ماجد یہ بتایئے آپکے چچا نے رشتہ دینے سے کیوں انکار کیا تھا؟

ماجد: ان کی لڑکی چار جماعتیں پڑھ گئی ہے اور میں ان پڑھ ہوں۔

رحمٰن بابا: چار جماعتیں نہیں وہ میٹرک پاس ہے اور آگے پڑھنا چاہتی ہے۔ کیا ایک لڑکی کو اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق نہیں ملنا چاہیئے۔

ماجد: ہمارے خاندان میں ایسا نہیں ہوتا۔

رحمٰن بابا: لیکن کیا آپ کے مذہب نے لڑکیوں کو یہ حق نہیں دیا ہے؟

ماجد: مجھے مذہب کا علم نہیں۔

رحمٰن بابا: ہمیں اپنے مذہب کا علم ہونا چاہیئے۔ قرآن کے چھٹے پارہ میں صاف صاف کہا گیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ ایک (بے گناہ) انسان کی جان لینا تمام انسانوں کی جان لینے کے برابر ہے اور ایک انسان کی جان بچانا تمام انسانوں کی جان بچانے کے برابر ہے۔ اب یہ بتائیے کہ اگر اس دن آپ کے چچا یا ان کی بیٹی جو رشتے میں آپ کی بہن ہے ہلاک ہو جاتی تو قیامت کے دن آپ کی کیسی سخت پکڑ ہوتی؟ جنت بی بی اور نذیراں بی بی آپ ان کی بزرگ ہیں، آپ فیصلہ کریں کہ کس کی غلطی تھی؟ دونوں خاموش رہتی ہیں۔

سکینہ: بابا غلطی ماجد اور زاہد کی تھی۔ ہمارے خاندان میں لڑکوں کو بیجا لاڈ پیار میں بگاڑا جاتا ہے۔

سرفراز: بھابھی آپ چپ رہیئے۔

زرینہ: بھابھی ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں۔ ہم تینوں نے ماجد کو سمجھایا تھا کہ تم اپنی ہی جیسی کسی لڑکی سے شادی کرو، میں رشتہ لاؤں گی لیکن یہ دونوں اپنی بات پر اڑے رہے۔

رحمٰن بابا: ہاں جنت بی بی اور نذیراں بی بی اگر چچا فیض علی کی بیٹی کے بجائے یہ آپ کی بیٹی کا مسئلہ ہوتا تو آپ کیا فیصلہ کرتیں؟

جنت بی بی: وہی جو بھائی فیض علی نے کیا۔

رحمٰن بابا: گویا آپ نے ماجد کی غلطی کو مان لیا؟ اب اگر ماجد میری بات قبول کریں اپنے چچا سے معافی مانگ لیں تو میں مقدمہ ختم کروادوں گا۔ ورنہ اس مقدمہ بازی میں آپ کی ساری جائداد بِک جائے گی اور پھر بھی آپ لوگ ہار جائیں گے میں یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ میں ماجد اور زاہد کو اچھی تعلیم دوں گا بشرطیکہ یہ پڑھنا چاہیں۔

ماجد: بابا اب تو میں پڑھ لکھ کر چچا فیض علی کی لڑکی سے بھی زیادہ اچھی لڑکی سے شادی کر کے دکھاؤں گا۔

رحمٰن بابا: (ہنستے ہوئے) تو کیا خیال ہے ثالثی کے کاغذات تیار کریں؟ ابراہیم کا خاندان راضی ہو گیا ہے۔

چچا فیض کو بلایا گیا اور دونوں کے درمیان صلح نامہ ہو گیا۔

رحمٰن بابا گاؤں میں کیا آئے جیسے کوئی اللہ کا ولی ہو۔

برسوں کی دشمنیاں دوستی میں بدلنے لگیں، رحمٰن بابا کی بیٹھک ایک ''امن کی جگہ'' بن گئی، جہاں گاؤں کے لوگ خاص کر نوجوان بابا سے زندگی کے مسائل پر سوالات کرتے اور یوں ہی باتوں ہی باتوں میں انہیں اپنے سوالات کے جوابات بھی مل جاتے۔

بابا کے پاس بیٹھ کر نوجوان دینی اور دنیاوی علم سیکھتے اور جان جاتے کہ ترقی کا راز اتحاد اور یکجہتی میں ہے۔ زندگی وہ ہے جو دوسروں کے کام آئے۔

سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن

عورتوں کی تعلیم و خود انحصاری کا پروگرام

دیگر کتابیں

- ★ زینب کی پریشانی
- ★ لالی
- ★ ببلو کی موت
- ★ باجی نجمہ
- ★ رحمٰن بابا
- ★ میرو کا دکھ
- ★ انجانے دکھ
- ★ ہم سب مل کر
- ★ نادر کی بیماری
- ★ ٹائیفائڈ سے بچاؤ ممکن ہے

جملہ حقوق محفوظ

سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن
پلاٹ 9، بلاک 7، کہکشاں، کلفٹن 5، کراچی.
فون: 111-424-111 (021)   فیکس: 9251652 (021)
ویب سائیٹ : www.sef.org.pk   اِی میل: info@sef.org.pk